درود وسلام کے فضائل

مدرّس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ نِیَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

((مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلَاۃً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ، وَکَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحٰی عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ))(۱)

ابو بردہ نیار ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’میرا جو اُمتی خلوصِ دل سے مجھ پر درود بھیجے‘ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے‘ اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھتا ہے‘ اور اس کے دس گناہ محو فرما دیتا ہے۔‘‘

جب قرآن مجید میں اہل ایمان کو حکم دیا گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا‘ یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اب فرمایئے کہ صلوٰۃ کیسے بھیجیں؟ تو جواب میں نبی رحمت ﷺ نے صلوٰۃ کے الفاظ تعلیم فرمائے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

اے اللہ! رحمت بھیج محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر‘ جیسے تو نے رحمت بھیجی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر‘ بے شک تو قابلِ تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج محمد (ﷺ) پر اور محمد (ﷺ) کی آل پر‘ جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر‘ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔‘‘

اگرچہ صلوٰۃ النبی یعنی درود کے الفاظ نبی اکرم ﷺ نے اور بھی ارشاد فرمائے مگر درود کے مندرجہ بالا الفاظ کو نماز کے تشہد میں شامل کر دیا گیا۔ چونکہ اس درود میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی ذکر ہے اس لیے اسے ’’درود ابراہیمی‘‘ کہا جاتا ہے اور دیگر مسنون درودوں میں اس کو افضل ترین قرار دیا گیا ہے۔

درود کا مطلب ہے رسول اللہ ﷺ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ آپؐ پر رحمتیں بھیجے۔ اگرچہ

☆ رواہ النسائی والطبرانی والبزار (حدیث صحیح)

اللہ کی رحمتیں حضور ﷺ پر بے شمار ہیں‘ تاہم اہل ایمان پر لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ پر اللہ کی مزید رحمتوں کی دعا کریں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اگرچہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ کی بے شمار رحمتیں ہیں مگر ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ﷺ پر مزید در مزید رحمتیں نازل کرے۔ نیز یہ بھی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے پاس رحمتوں کے بے شمار خزانے ہیں‘ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی بیش از بیش رحمتوں کی حاجت ہے۔ بندہ جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرتا ہے تو اس کا یہ عمل سراسر عبادت ہے‘ کیونکہ اللہ سے مانگنا ہی عبدیت ہے اور اس فعل کو عبادت کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةُ)) یعنی دعا عبادت کا مغز ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَةُ)) یعنی دعا ہی عبادت ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے سے جہاں آپ ﷺ پر رحمتوں کا نزول ہوگا وہاں درود پڑھنے والا عبادت کا ثواب بھی کمائے گا اور خود بھی اللہ ربّ العزت کی خوشنودی اور اجر عظیم پائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)) (رواہ مسلم‘ عن ابی ہریرہ ؓ) ’’جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے‘‘۔ گویا درود پڑھنا خود اپنے لیے اللہ کی رحمتوں کا حاصل کرنا ہے۔ اللہ کی ایک رحمت کی وسعت بھی اس قدر ہے کہ اس کو کسی پیمانے سے ناپا نہیں جا سکتا۔

رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: ((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ)) (رواہ النسائی‘عن انس ؓ) ’’جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔‘‘

کوئی بندہ اعلیٰ ہو یا ادنیٰ گناہوں سے پاک نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دے اور درود گناہوں کو معاف کرانے کا بہترین نسخہ ہے۔ اس لیے حدیث میں مؤمن بندے کو کثرت سے درود پڑھنے کو کہا گیا ہے۔ حضرت اُبی بن کعب ؓ نے اپنے اوقات میں سے دعاؤں کے لیے کچھ وقت مقرر کر رکھا تھا۔ درود شریف کی فضیلت کی بنا پر ان کی خواہش تھی کہ وہ کثرت کے ساتھ درود پڑھا کریں‘ چنانچہ انہوں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنے اس دعا کے وقت میں سے کتنا وقت درود کے لیے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جتنا تمہارا دل چاہے‘‘۔ انہوں نے کہا: ایک چوتھائی وقت درود پڑھنے کے لیے رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جتنا تم چاہو‘ ہاں اگر اس سے وقت بڑھا لو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا‘‘۔ انہوں نے کہا کہ پھر نصف وقت درود کے لیے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جتنا تم چاہو‘ ہاں اگر وقت زیادہ کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا‘‘۔ اس پر اُبی بن کعب نے کہا: کیا میں دو تہائی وقت درود شریف پڑھنے کے لیے مخصوص کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جتنا تم چاہو‘ ہاں اگر زیادہ کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے‘‘۔ اس پر حضرت اُبی بن کعب نے کہا: تو پھر میں سارا وقت ہی درود شریف پڑھنے کے لیے مخصوص کر لیتا ہوں! یہ سن کر آپ ﷺ

نے فرمایا: ((اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ، وَيُغْفَرَ لَكَ ذَنْبُكَ)) (سنن الترمذی) ''اس صورت میں تمہارے سارے فکروں سے اللہ تعالیٰ کفایت فرمائیں گے اور تمہارے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو اہلِ ایمان کی طرف سے زیادہ سے زیادہ درود پڑھنا پسند تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً)) (رواہ الترمذی، عن عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ''لوگوں میں سے قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو ان میں سے مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہو۔'' رسول اللہ ﷺ کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب نصیب ہوگا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درود شریف کی کثرت کرنے والا رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ چونکہ حضور ﷺ کو رب تعالیٰ کا انتہائی قرب نصیب ہوگا لہٰذا یہ بندہ بھی قربت الٰہی کا وافر حصہ پائے گا، اور یہ بلاشبہ انتہائی خوش نصیبی ہے اور کامیابی کا اعلیٰ درجہ بھی۔

حدیث کی کتابوں میں درود ابراہیمی کے علاوہ بھی کچھ درود شریف رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں، جن کے الفاظ درودِ ابراہیمی سے ملتے جلتے ہیں، ان کا پڑھنا بھی باعثِ فضیلت ہے مگر سب سے زیادہ فضیلت درود ابراہیمی کی ہے جس کو نماز کے قعدہ میں مقرر کر دیا گیا ہے۔

کچھ درود بزرگوں کے ساتھ منسوب کیے جاتے ہیں اور ان کے مختلف نام ہیں، مگر یہ تو انتہائی سادہ بات ہے کہ درود کے جو الفاظ رسول اللہ ﷺ کے تعلیم کردہ ہیں وہ اجر کے اعتبار سے اعلیٰ ہیں۔ مسنون الفاظ کے سامنے غیر مسنون الفاظ کی کوئی حیثیت نہیں۔ درود پڑھنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دیا ہے، لہٰذا درود کے وہ الفاظ جو محمد رسول اللہ ﷺ نے بتائے ہیں وہی افضل ترین، معتبر اور قابلِ اعتماد ہیں۔ دوسرے کوئی بھی الفاظ ہوں ان کو سند کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ کہنے والا جو بھی کوئی ہوگا، انسان ہوگا اور کوئی انسان خطا سے پاک نہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیم ہے کہ مشکوک چیز چھوڑ دو اور وہ چیز اختیار کرو جس کی سچائی شک وشبہ سے بالاتر ہو۔ پھر یہ کہ غیر مسنون الفاظ میں عقیدے کی غلطی کا امکان بھی موجود ہے خواہ کہنے والے نے کتنی عقیدت سے وہ الفاظ کہے ہوں۔

درود شریف کا پڑھنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے اور یہ اجر وثواب کا باعث اور فرمانبرداری ہے، لہٰذا اس میں غفلت نرا خسارہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بے وفائی میں سے ہے کہ کسی آدمی کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (مصنف عبدالرزاق عن محمد بن علی) ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ)) (رواہ الترمذی، عن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) ''اصل بخیل اور کنجوس وہ آدمی ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ (ذرا سی زبان ہلا کے) مجھ پر درود بھی نہ بھیجے''۔ لہٰذا اس بے حساب اجر وثواب کے حامل عمل کو چھوڑنا بدنصیبی ہے جبکہ یہ عمل بھی بہت آسان ہے۔ چنانچہ جب بھی آپ ﷺ کا نام نامی زبان سے ادا کیا جائے یا کانوں سے سنا جائے تو اس وقت آپ ﷺ پر درود ضرور پڑھا جائے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ